سوال

(02)کفارِ عرب کس قسم کے شرک میں بتلاتھے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جن مشرکین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تھا، وہ کس قسم کے شرک میں بتلاتھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن مشرکین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تھا، وہ شرک فی الربوبیة میں بتلا نہ تھے کیونکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف عبادت میں شرک کرتے تھے۔

جہاں تک ربوبیت کا تعلق ہے تو وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ ہی رب ہے، وہ مجبور و مضطر لوگوں کی دعا سنتا ہے اور وہی تکلیفوں کو دور کرتا ہے یہ اور اس طرح کی اور بھی بہت سی باتوں کے قائل تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ذکر فرمایا ہے کہ وہ اللہ عزوجل ہی کی ربوبیت کا اقرار کرتے تھے، البتہ وہ عبادت میں شرک کرتے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ وہ غیر اللہ کی بھی عبادت کرتے تھے اور یہ ایک ایسا شرک ہے، جو انسان کو ملت اسلامیہ کے دائرے سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ توحید اپنے لفظ کی دلالت کے اعتبار سے کسی چیز کو واحد قرار دینے سے عبارت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک کے کئی حقوق ہیں۔ ان حقوق کو صرف اسی کی ذات گرامی کے لیے خاص کرنا واجب ہے۔ ان حقوق کی درج ذیل تین اقسام ہیں :

(۱) حقوق ملک (۲) حقوق عبادت (۳) حقوق اسماء وصفات

یہی وجہ ہے کہ علماء نے توحید کو بھی تین قسموں میں تقسیم کیا ہے :

(۱) توحید ربوبیت (۲) توحید اسماء وصفات اور (۳) توحید عبادت۔

مشرکین نے اس آخری قسم توحید عبادت میں شرک کیا تھا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی پوجا بھی کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے :

وَاعبُدُوا اللَّهَ وَلا تُشرِكوا بِهِ شَيـًٔا ۳٦ ... سورة النساء

''اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔''

یعنی اس کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور فرمایا:

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ ... سورة المائدة

''بلاشبہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ﴿٤٨﴾ ... سورة النساء

''بلاشبہ اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا دوسرے گناہوں کو جسے چاہے معاف کر دے گا۔''

مزید ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ ... سورة غافر

''اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے سرکشی (تکبر) کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ اخلاص میں فرمایا ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴿١﴾ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴿٦﴾ ... سورة الكافرون

''اے پیغمبر (ان منکرین اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو، ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں، اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو، ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے معلوم ہوتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں، تم اپنے دین پر، میں اپنے دین پر۔''

میں نے اس سورت کو جو ''سورۃ الاخلاص'' کہا ہے تو اس سے اخلاص عمل مراد ہے کیونکہ دراصل یہ سورت اخلاص عمل کے نام موسوم کی جانی چاہئے اگرچہ اسے ''سورۃ الکافرون'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ عملی طور پر یہ سورۂ اخلاص ہی ہے جیسے سورۂ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ علمی طور پر اخلاص اور عقیدہ کے معانی ومفاہیم پر مشتمل ہے لہٰذا سورۂ کافروں اخلاص عملی سے عبارت ہے اور سورۂ قل هو الله أحد اخلاص علمی اور عقائدی کا پرتو ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 24